REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۶ شہادت ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۶ اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

پاکستان افغان حکمرانوں کی سازشیں کبھی برداشت نہیں کریگا

"افغانستان کے عوام ہمارے بھائی ہیں" سرحدی علاقوں کے وزیر کے ایم شیخ کا اعلان

پشاور ۱۵ اپریل ۔ ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے وزیر لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان کے عوام ہمارے بھائی ہیں لیکن پاکستان افغانستان کے حکمران ٹولہ کی سازشیں کسی قیمت پر برداشت نہیں کرے گا۔ کل اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل شیخ نے اخباری نمائندوں کو بتایا افغان حکمرانوں نے پاکستان کے خلاف بدستور سازشیں شروع کر رکھی ہیں۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں افغان حکمرانوں کے تنخواہ دار ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی سرگرمیوں پر پاکستانی حکام کی کڑی نظر ہے۔ لیکن حکومت پاکستان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ یہ ایجنٹ اپنی سازشوں سے آخر حاصل کیا کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ پتہ چل چکا ہے کہ پاکستانی حکومت سازشوں کو قطعاً برداشت نہیں کرتی۔ جنرل شیخ نے افغان عوام کے بارے میں کہا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے خلاف دراصل افغان حکمرانوں نے معاندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ افغان عوام کو اپنے حکمرانوں کا یہ رویہ بالکل پسند نہیں۔ جنرل شیخ نے یقین دلایا کہ پاکستان موجودہ حالات میں بھی افغانستان کو تجارت کی تمام سہولتیں مہیا کرے گا۔

حکومت جنوبی افریقہ کے خلاف انفرادی و اجتماعی اقدامات کی سفارش

جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے قرارداد منظور کرلی

نیویارک ۱۵ اپریل ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل تمام رکن ممالک سے کہا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف انفرادی اور اجتماعی اقدامات پر غور کریں۔ کل رات جنرل اسمبلی کے اجلاس میں اس مفہوم کی قرارداد ۹۵ ووٹوں کی حمایت سے منظور ہوئی۔

بحث میں حصہ لینے والے ملکوں میں سے صرف پرتگال کے نمائندہ نے قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ سپین۔ نیپال اور جنوبی افریقہ نے اس بحث کا بائیکاٹ کیا تھا۔ ان کے نمائندے اجلاس میں حاضر نہیں تھے۔

اس سے پہلے جنوبی افریقہ کے خلاف جنرل اسمبلی میں زیادہ سخت اقدامات کی قرارداد کا مسودہ مسترد کر دیا گیا تھا جس میں جنوبی افریقہ سے اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کو سفارتی تعلقات منقطع کرنے اور اقتصادی میدان میں جنوبی افریقہ کے خلاف اقدامات کی سفارش کی گئی تھی۔ یہ قرارداد پہلے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں معمولی اکثریت سے منظور کر لی گئی تھی لیکن جب اس قرارداد کے مؤثر ترین پیراگراف کی حمایت میں دو تہائی اکثریت حاصل نہ ہوئی ۔ تو محرک ملکوں نے یہ قرارداد واپس لے لی۔ برطانیہ اور امریکہ نے زیادہ سخت قرارداد کے خلاف ووٹ دیئے تھے۔

بے گھر ہونے والوں کو معاوضہ دیا جائیگا

راولپنڈی ۱۵ اپریل ۔ دارالحکومت کے ترقیاتی ادارہ کے چیئرمین جنرل یحییٰ خاں نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اسلام آباد کی تعمیر کے سلسلہ میں جو لوگ بے گھر ہوں گے انہیں مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ دارالحکومت کی تعمیر کا سلسلہ اس نہج پر بنایا گیا ہے کہ پہلے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران اس منصوبہ سے قریباً ۱۱۰۰ افراد متاثر ہوں گے۔ بے گھر ہونے والے افراد کو غلام محمد بیراج اور ضلع منٹگمری۔ گجرات و سرگودھا کے نوآباد علاقوں میں آباد کیا جائے گا۔ ان میں سے بعض کو راولپنڈی کے نواحی مقامات پر بھی بسایا جائے گا — ان علاقوں کے علاوہ نئے دارالحکومت میں بھی متاثرہ افراد کو دکانداروں، تاجروں، سرکاری ملازموں اور تعمیر کے کام میں کارکنوں کی حیثیت سے جذب کیا جائے گا۔

م کیا ہے۔ جو ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک صدر یا وزراء کے عہدوں پر فائز رہے۔ اس سلسلہ میں آج ایک قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

آزاد کشمیر کے سیاستدانوں کی سکریننگ

مظفرآباد ۱۵ اپریل حکومت آزاد کشمیر نے ان سب سیاستدانوں کی سکریننگ کرنے کا فیصلہ

نئے مرکزی بجٹ کا اعلان

حیدرآباد ۱۵ اپریل ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے کہ میں ۶۲-۱۹۶۱ء کے لئے نئے مرکزی بجٹ کا اعلان ۳۰ جون کو راولپنڈی کی ایک پریس کانفرنس میں کروں گا۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے بجٹ میں آئین کے نفاذ کے لئے رقوم کی تخصیص نہیں کی جائے گی ویسے غیر متوقع اخراجات کے لئے گنجائش رکھی جائے گی۔

کاشغر کے نزدیک خوفناک زلزلہ

ماسکو ۱۵ اپریل ۔ روسی خبررساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق کمیونسٹ چین کے صوبہ سنکیانگ میں کاشغر کے نزدیک زلزلہ کا زبردست جھٹکا محسوس کیا گیا

یوم تحریک جدید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کردے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں سال رواں کے چھ ماہ گزرنے پر ماہ مئی کے پہلے عشرہ میں یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے صدر و امراء حضرات مقامی حالات کا جائزہ لے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے آئندہ ماہ کے پہلے عشرہ میں کوئی سا دن منتخب فرمالیں۔ اور اس دن کو پورے اہتمام کے ساتھ منائیں۔ جہاں تک تحریک جدید کے مالی پہلو کا تعلق ہے اس بارہ میں ضروری ہدایات جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔

ایک کتابچہ موسومہ "خلاصہ مطالبات تحریک جدید" بھی اطلاع ملنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶راپریل ۶۱ء

علمائے کرام کے متعلق حکومت کا فیصلہ

حکومتِ پاکستان کے ایک تازہ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ

"موجودہ زمانہ میں زندگی کی ضروریات گذشتہ زمانہ کی زندگی کی ضروریات سے مختلف ہیں چنانچہ آج کی ایک اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ عوام کی فکر و نظر کو ترقی دی جاتی رہے تاکہ انہیں اپنی روحانی۔ اخلاقی اور دنیوی فرائض کا احساس ہو سکے۔ اس غرض سے عوام تک پہنچنے کا ہر ذریعہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مذہبی رہنماؤں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لیکن انہیں اپنے فرائض بخوبی ادا کرنے کا موقع دینے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی جماعت ان کی مناسب طور پر دیکھ بھال کرے۔ صدارتی کابینہ اس مسئلہ پر پوری طرح غور کرنے کے بعد کچھ عارضی فیصلوں پر پہنچی ہے"۔

یہ امر واقعی مستحسن ہے کہ حکومت جہاں ملک کے اقتصادی اور دیگر دنیوی امور کی طرف توجہ دیتی ہے وہاں اس نے ملک کی اخلاقی اور روحانی حالت کو سنوارنے کے لئے بھی توجہ مبذول کرنا ضروری سمجھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیوی مال و دولت اور مادی ترقیوں میں خواہ کوئی ملک کتنا ہی کیوں نہ بڑھ جائے۔ جب تک عوام کی اٹھان صحت مندانہ کردار کے ساتھ نہ ہو صرف دنیوی ترقیاں انسانی زندگی کو کما حقہ مطمئن نہیں بنا سکتیں۔

یہ تو ممکن ہے کہ ایک با اخلاق اور اونچے کردار والی غریب قوم اقوام عالم میں اپنا وقار قائم کر سکے لیکن دنیاوی ترقیاں خواہ کتنی بھی زیادہ ہوں بغیر اونچے کردار کے کوئی قوم صحیح معنوں میں کامیاب اور ترقی یافتہ قوم نہیں کہلا سکتی۔ دنیوی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت ہے لیکن اخلاقی اور روحانی طاقت اس سے بھی بڑی طاقت ہے۔ تاریخ عالم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر وہ اقوام جنہوں نے دنیوی طاقت کے نشہ میں اخلاق اور روحانیت کا دامن چاک کر دیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں تباہ و برباد ہو گئیں اور ان کی جگہ صاحب کردار اور با اخلاق اقوام نے حاصل کر لی۔

جب اسلام اخلاق اور روحانیت کا صحیح جوش لے کر اٹھا تو عربوں جیسی پسماندہ قوم کو ایران اور روم کی اخلاقی لحاظ سے تباہ شدہ اقوام پر غالب کر دیا۔ حالانکہ یہ دونوں طاقتیں مشرق و مغرب پر چھائی ہوئی تھیں لیکن چونکہ بد اخلاقیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے یہ ممالک اندر ہی اندر گھن سے کھائے جا چکے تھے ان کی طاقت ایک با اخلاق قوم کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ اسی طرح اسلام جہاں بھی پہنچا اس نے اقوام کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور جب تک مسلمان اپنے اخلاقی اور روحانی سرمائے کو سنبھالے رہے وہ تمام دنیا پر چھائے رہے چین سے لیکر مراکو تک اسلام ہی اسلام فائق رہا۔ غیر اقوام ان کی تقلید کو فخر سمجھتی رہیں لیکن جب مسلمانوں نے اسلامی اخلاق کا دامن چھوڑ دیا اور عیش و عشرت میں مگن ہو گئے تو ان کی حالت رفتہ رفتہ متغیر ہونے لگی۔ اور آج یہ نوبت پہنچی ہے کہ اسلامی اقوام ساری دنیا میں پسماندہ اقوام کہلاتی ہیں اور اقوام عالم میں ان کا وقار سخت خطرہ میں پڑا ہوا ہے۔ جہاں مسلمان ساری دنیا کے آقا اور حاکم تھے اب ساری دنیا میں غلام اور محکوم بنے ہوئے ہیں۔

حکومت پاکستان اس ضمن میں جو قدم اٹھانا چاہتی ہے اس کا کچھ ذکر اسی پریس نوٹ میں اس نے کیا ہے۔ اس نے صحیح یہ اندازہ کیا ہے کہ ملک کی اخلاقی اور روحانی حالت کو اہل علم حضرات ہی بہتر بنا سکتے ہیں تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ ہر زمانہ میں عوام کی اخلاقی سطح کو اونچا رکھنے میں اہلِ علم حضرات کا ہی ہاتھ کام کرتا رہا ہے علمائے حق نے اپنے اثر سے ایک خوشگوار معاشرہ قائم کر دیا تھا لیکن جوں جوں ان کا اثر کم ہوتا گیا اور علمائے حق کی جگہ دنیادار اور علمائے سو نے لینی شروع کی توں توں عوام کا اخلاقی معیار بھی پست سے پست تر ہوتا چلا گیا۔ اور قوم کی مجموعی طاقت کمزور پڑتی چلی گئی۔

کبھی وہ زمانہ تھا کہ یورپ کو عالم اسلام کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہیں تھی اور ایک یہ وقت ہے کہ آج تمام عالم اسلام یورپی اقوام کے ہاتھ میں ایک کھلونا بنا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اس امر کا نتیجہ ہے کہ مسلمان اقوام اسلامی اخلاق و کردار سے مبرا ہو چکی ہیں اور جو دینی اعمال ان سے ظاہر بھی ہوتے ہیں ان میں جان نہیں ہوتی اہلِ علم حضرات کا فعال اثر ان پر نہیں رہا قدرت کا قاعدہ ہے کہ جب ستون گرتے ہیں تو چھتیں بھی گرتی ہیں اور چھتیں گرتی ہیں تو باقی ماندہ ستونوں کو بھی زمین دوز کر دیتی ہیں۔ علماء گرے تو قوم بھی گری۔ قوم گری تو علماء کا وقار بھی زائل ہو گیا۔ اس لئے اب نئے سرے سے عمارت کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ علماء کو پہلے بدلا جائے۔ ستون کھڑے ہوں تو چھتیں بھی قائم ہو جائیں گی۔ چنانچہ حکومت نے علماء کو اٹھانے کا تہیہ کیا ہے اور اس کے لئے بعض تجاویز سوچی ہیں۔

علما کو اٹھانے کے لئے بہت سی باتوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ علماء کے بوسیدہ نظریات کو بدلا جائے اور ان کو دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق بنایا جائے اور ان کی تعلیمی سرگرمیوں کو نیا جوش اور نیا عزم دیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کے معاشی ادبار کو بھی دور کیا جائے تاکہ وہ یکسو ہو کر نئے انداز سے خود بھی تربیت حاصل کریں۔ اور قوم کی نئی پود کو زمانے کے مطابق تربیت دے سکیں تاکہ وہ عوام میں خودداری۔ اخلاقی اور روحانی اقدار کو بیدار کریں جو ایک ترقی یافتہ قوم کا سنگار بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

یہ ایک واقعی نہایت مشقت طلب کام ہے ایک بہت بڑے انقلاب کا خواہاں ہے تاہم یہ ناممکن نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ علم میں جان ڈالی جائے۔ اس کو زندگی میں ایک عملی صورت دی جائے۔ اور معاشرہ میں اس کو فعال بنایا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ منقولی علم کے بغیر دینی علم بے بنیاد رہتا ہے لیکن منقولی علم کی الجھنوں میں پھنس کر رہ جانا جمود ہی پیدا کر سکتا ہے۔ چاہیئے کہ ہمارے اہل علم حضرات اسلامی اخلاق کو خود اپنائیں اور اپنی مثال سے دوسروں کو متاثر کریں۔ اسلام محض خوش آئند نظریات کا مجموعہ نہیں ہے۔ اور نہ یہ دماغی عیاشی ہے۔ یہ دوسرے فلسفوں کی طرح نہ تو فلسفہ ہے اور نہ تخیلی مذہبوں کی طرح ایک تخیل محض ہے۔ بلکہ یہ ایک سراسر عمل ہے۔ اخلاقی اور روحانی عمل۔ علمی تحقیقات مسائل کی چھان بین اور فروعات کی باریکیاں اگر محض علم تک محدود رہیں۔ تو مفید ہو سکتی ہیں لیکن عملی زندگی میں اسلام کے فعال اخلاق کی ضرورت ہے یہی وہ فضا ہے جس میں اسلام کے آفتاب کی روشنی دلوں کو منور کرتی ہے۔ فروعات کے جھگڑے تعصب اور تنگ نظری پیدا کرتے ہیں اور انسان کو ایک چکر میں ڈال دیتے ہیں جس سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

سب سے بڑی چیز جس کی ہمارے اہل علم حضرات کو ضرورت ہے وہ رواداری ہے۔ رواداری کے یہ معنی نہیں کہ ہم جس بات کو صحیح سمجھتے ہیں اس پر عامل نہ ہوں اور اس کو دوسروں تک نہ پہنچائیں بلکہ رواداری کے یہ معنی ہیں کہ ہم اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا کریں۔ اختلاف رائے صحت مندانہ تقادم کا ایک نہایت کارآمد ذریعہ ہے اس لئے اس کو اپنے جوہر دکھانے کے لئے وسیع میدان کی ضرورت ہے جبر سے کسی دینی رائے یا عقیدے کو دبانا اسلام کے نام کی نفی ہے۔ اگر مسلمان اہل علم حضرات اپنے تبحر علمی کے ساتھ اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کو عملی جامہ پہنانا سیکھ لیں تو چند ہی دنوں میں اسلام دنیا میں دین فائقہ کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ ہمارے اہلِ علم حضرات کو سمجھنا چاہیئے کہ اسلام ہمہ گیر اور عالمگیر دین ہے۔ یہ تمام دنیا کے انسانوں کی فلاح کا پروگرام رکھتا ہے۔ اس لئے جاننا چاہیئے کہ ہر دینی عقیدہ اور ہر دینی رائے کو خواہ وہ دہریانہ ہو یا مشرکانہ جانچنا اور پڑتالنا اسلام کا اولین فرض ہے اور یہ کام ہمارے علما کا ہے کہ اس کام کو کشادہ دلی سے سرانجام دیں۔ اسلام دوسروں کے دلوں میں ڈالنے کے لئے دل موہ لینے والے طریقے استعمال کریں۔ ضد ہٹ اور تعصب کو خیرباد کہیں۔ اسی طرح اور صرف اسی طرح ہی ہم دنیا میں اسلامی اخلاق اور روحانی اقدار کی احیاء کر سکتے ہیں۔ اور ساری دنیا کو وہ جام پلا سکتے ہیں جو سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے +

اس دن سے پہلے.....

یا یہا الذین آمنوا
انفقوا مما رزقنکم
من قبل ان یاتی یوم
لا بیع فیہ ولا خلۃ
ولا شفاعۃ والکفرون
ھم الظلمون ؂

ترجمہ:۔

اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی (خرید و) فروخت۔ نہ دوستی اور نہ شفاعت کارگر ہو گی خدا کی راہ میں (جو کچھ ہو سکے خرچ کر لو) اور اس حکم کا انکار کرنیوالے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں"!!!

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

دُنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پُر معارف تقریر

فرمودہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام نئی دہلی

قسط نمبر ۲

پس

اصل سوال

یہ ہیں:-
(۱) کہ کیا ساری دنیا پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت آسکتی ہے۔ یعنی کیا ساری دنیا ایک مذہب پر قائم ہو سکتی ہے۔
(۲) کیا دنیا میں ایک حکومت قائم ہو سکتی ہے؟
سوال اوّل کا جواب نفی میں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف قسم کے مذہبی اختلاف باقی رہیں گے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے متبعین اور تیرے ماننے والے تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ متبعین بھی رہیں گے اور منکرین بھی رہیں گے۔ اور دونوں ہی قیامت تک رہیں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدر نہیں کہ تمام دنیا کا ایک ہی مذہب ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ

خدائی بادشاہت

اس رنگ میں نہیں آئے گی کہ تمام دنیا ایک ہی دینی رَو کے تابع ہو جائے اور کوئی کنبہ اور کوئی خاندان اس کا مخالف باقی نہ رہے۔

دوسرے سوال کا جواب بھی بظاہر یہی ہے کہ ابھی اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ چیز ناممکن بھی نہیں۔ اور کوئی مذہبی پیشگوئی ایسی نہیں جو اسے ناممکن قرار دیتی ہو۔ اور کوئی دنیوی وجہ بھی ایسی نہیں کہ ہم یہ خیال کریں کہ تمام دنیا میں ایک حکومت نہیں ہو سکتی۔ لیکن

موجودہ زمانہ میں

اس کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب تک کہ بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا تو ان مشکلات کا علاج کیا ہے؟ میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک ایک حکومت قائم نہ ہو سکے اس وقت تک کوشش کی جائے کہ مختلف حکومتیں آپس میں حقیقی طور پر اتحاد کر لیں۔ اگر یہ صورت ہو جائے تو یہ بھی ایک حکومت کے قائمقام ہو سکتی ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور کلی طور پر اتحاد کرنا مشکل ہو۔ تو پھر باوجود اختلافات کے حکومتیں اختلافات پر ہی متحد ہو جائیں۔ یعنی اس اختلافات کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ بعض دفعہ دنیا دار لوگوں کے مونہوں سے بھی بعض

حکمت کی باتیں

نکل جاتی ہیں۔ گزشتہ جنگ کے بعد مسٹر لائڈ جارج فرانس کے ساتھ یہ مشورہ کرنے کے لئے گئے کہ جرمنوں کے ساتھ کن شرائط پر صلح کی جائے۔ فرانس والے یہ چاہتے تھے کہ جرمنی کا بہت سا حصہ ان کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن مسٹر لائڈ جارج یہ نہیں چاہتے تھے کہ جرمنی کا کوئی حصہ فرانس کے سپرد کیا جائے۔ کئی دن تک اس مطالبہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آخر انہوں نے دیکھا کہ اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے وہ گفتگو ختم کر کے واپس آگئے۔ لوگوں نے بحث کا نتیجہ پوچھا تو انہوں نے کہا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے۔ ہم نے ایک دوسرے کے

اختلاف پر اتفاق

کر لیا ہے۔ پس ہر اختلافات میں لڑائی نہیں ہوتی۔ بلکہ لڑائی وہاں ہوتی ہے۔ جہاں انسان اپنی بات کو زور سے منوانے کی کوشش کرے۔ اور اس اختلاف کو بزور بازو دُور کرنا چاہے ورنہ ہر گھر میں مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ اور مختلف کھانوں کو پسند کرتی ہیں۔ کوئی کدو نہیں کھاتا۔ اور کوئی آلو نہیں کھاتا اور کوئی کریلے نہیں کھاتا۔ اور کوئی دودھ کو پسند کرتا ہے۔ اور کوئی چائے کو پسند کرتا ہے اور کوئی لسّی کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کیا ان باتوں پر گھروں میں لڑائیاں ہوتی ہیں گو بعض اوقات ہو بھی جاتی ہیں۔ لیکن وہ صرف اس صورت میں ہوتی ہیں کہ کوئی شخص گھر والوں کو اس بات پر مجبور کرے۔ کہ وہ باقی سب چیزیں چھوڑ کر فلاں چیز ہی پکایا کریں۔ ایسی صورت میں لڑائی کا امکان ہے۔ لیکن اس کا یہ مطالبہ بالکل احمقانہ ہوتا ہے۔ پس اختلاف کو برداشت کرنا بھی امن کا ذریعہ ہے۔ دنیا میں امن پیدا کرنے کے

دو ہی ذریعے ہیں

کہ یا تو اختلافات کو مٹا دیا جائے اور مکمل اتحاد کی صورت پیدا کر لی جائے۔ اور یا پھر اس اختلافات کو برداشت کیا جائے۔ دنیا میں جب بھی نبی آتے ہیں تو لوگ ان کو مارتے اور دکھ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس اختلاف کو برداشت نہیں کر سکتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لڑائی یہودیوں سے اس لئے نہ تھی۔ کہ تم مجھے ضرور مانو۔ بلکہ اس لئے تھی کہ یہودی آپ کو مجبور کرتے تھے کہ تم اپنا مذہب چھوڑ دو۔ اور یہ اختلافات پیدا نہ کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

مکہ والوں سے لڑائی

اس لئے نہ تھی کہ تم مجھے ضرور مانو بلکہ اس لئے تھی کہ مکہ والے آپ کو اس بات پر مجبور کرتے تھے کہ تم اپنا مذہب چھوڑ دو۔ اور ہماری قوم میں اختلافات پیدا نہ کرو۔ ہم تمہارے اس اختلاف کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ لڑائی کی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون نے پیدا کی۔ اور یہی وجہ ہندوستان کے نبی کرشن اور رام چندر کے زمانہ میں ان کے دشمنوں نے پیدا کی۔ اور یہی وجہ ایران کے نبی زرتشت کے زمانہ میں ان کے دشمنوں نے پیدا کی۔ اور یہی وجہ چین کے نبی کنفیوشس کے زمانہ میں ان کے دشمنوں نے پیدا کی۔ تمام زمانوں میں انبیاء سے لڑائی کی وجہ یہی تھی۔ حالانکہ نبیوں نے کسی کو اپنے ماننے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ ہاں دشمن مجبور کرتے تھے کہ تم اپنا دعوےٰ چھوڑ دو۔ اور ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے

عرب پر غلبہ

عطا کیا تو آپ نے بحرین کے بادشاہ کے پاس وفد بھیجا اور ساتھ ہی اپنا ایک خط بھی دیا جس کی بناء پر وہ مسلمان ہو گیا۔ جب وہ مسلمان ہو گیا۔ تو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خط لکھا۔ کہ میرے علاقے میں جو عیسائی اور مجوسی وغیرہ رہتے ہیں۔ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ آپ نے اس کو لکھوایا کہ غیر مذہب والے کو اسلام لانے پر مجبور نہ کرو۔ اور نہ ہی اس کو اپنے ملک سے نکالو۔ جو لوگ اپنے مذہب پر رہنا چاہیں۔ انہیں اپنے مذہب پر ہی رہنے دو۔ ہاں ان سے ٹیکس وصول کرو۔ اگر وہ ٹیکس ادا کرتے جائیں تو تمہیں ان پر کسی طرح دباؤ ڈالنے کی اجازت نہیں۔ اسلام کا یہ طریق بتاتا ہے کہ اسلام کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ ضرور اسلام میں داخل ہو۔ بلکہ وہ اختلاف کو برداشت کرتا ہے۔ پس فساد کی وجہ صرف اختلافات نہیں۔ بلکہ ایسا اختلاف ہے جس کے چھوڑنے کے لئے دوسرے کو مجبور کیا جائے۔ اور دوسروں کو اپنے اندر شامل رہنے پر مجبور کیا جائے۔ دوسروں کو اپنے اندر شامل رکھنے کے لئے مجبور کرنا بظاہر اتحاد نظر آتا ہے۔ مگر

یہی چیز فساد کا منبع ہے

جب کفار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دیتے تھے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم اختلاف کو دور کرنا چاہتے اور قوم میں اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں جب حضرت موسےٰ کی قوم کو فرعون نے تکلیفیں دیں۔ تو وہ بھی یہی دعوےٰ کرتا تھا کہ میں قوم کو متحد کرنا چاہتا ہوں اور قوم کو ایک کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن (حضرت) موسےٰ اور اس کے ساتھی قوم کے لئے افتراق کا باعث بن رہے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی اسی لئے تکالیف دی گئیں۔ کہ یہ شخص قوم میں اختلاف کی روح پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اس طرح قوم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی اسے اس کام سے باز رکھنا چاہیئے۔ تو

دعویٰ سب کا یہی تھا

کہ ہم اختلاف کو دور کرنا چاہتے ہیں اور قوم کو ایک کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کسی قوم کا جبری طور پر اختلاف کو مٹانا ہی فساد کا موجب ہے۔ جب ایک شخص کسی اصولی بات پر دل سے قائم ہے۔ تو وہ اسے جبراً چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور جب اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے تو لازمی بات ہے کہ لڑائی ہوگی اور وہی بات جو بظاہر اتحاد کا ذریعہ نظر آتی ہے۔ فساد اور جھگڑے کا موجب بن جائیگی اگر کوئی شخص سوال کرے، جب مذہب ایک نہیں ہو سکتا۔ اور یہ چیز امن کے لئے ضروری ہے۔ تو پھر کیا کیا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اول ہم میں سے ہر آدمی اپنے اندر

تحقیق کا مادہ

پیدا کرے۔ اور ہر شخص بغور دیکھے۔ کہ جس مذہب کو وہ مانتا ہے کیا اس کے پاس درحقیقت میں اس مذہب کے سچا ہونے کے دلائل بھی موجود ہیں۔ یا اندھا دھند والدین کی تقلید کر رہا ہے وہ اپنے مذہب کو بھی دیکھے اور غور کرے اور دوسرے مذاہب کا بھی مطالعہ کرے اور حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے اس کے سوچ بچار اور تحقیقات کا نتیجہ چاہے صحیح نکلے یا غلط۔ بہرحال ہر انسان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ مذاہب کا مطالعہ کرے اور جو مذہب اسے سچا معلوم ہو اسے اختیار کرے۔ بغیر تحقیق کے کسی مذہب کو مان لینا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ علےٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ یعنی میں اور میرے ماننے والے کیوں حق پر ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے اسے بصیرت کے ساتھ قبول کیا ہے۔ لیکن تم اس لئے غلطی پر ہو کہ تم نے بصیرت کے ساتھ اس مذہب کو نہیں مانا بلکہ تم اپنے آباؤ اجداد کا مذہب سمجھ کر اسے مانتے آرہے ہو۔ تمہارے پاس اس کے سچا ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ خدا کا ایک ہونا درست ہے یا تین خداؤں کا عقیدہ رکھنا درست ہے۔ یہ چیز زیر بحث نہیں بلکہ اصل بات ہے۔ کہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی ہم نے جو کچھ مانا ہے۔ وہ تحقیق کرکے مانا ہے۔ دلائل اور شواہد کے ساتھ مانا ہے حالانکہ ہمارے آباؤ اجداد ان باتوں کو نہیں مانتے تھے۔ لیکن تم جو کچھ

وہ محض آباؤ اجداد کی اندھا دھند تقلید ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ پس یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ہر شخص تحقیقات کے بعد

اپنا مذہب خود اختیار کرے

لیکن جب تحقیق کرنے لگے تو اسے یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ اگر مجھے حق مل گیا۔ تو میں اس کے قبول کرنے میں ضد اور تعصب سے کام نہیں لوں گا۔ بلکہ اپنی عقل اور فکر سے کام لے کر سوچوں گا کہ ایک سچے مذہب میں جن امور کا پایا جانا ضروری ہے۔ کیا وہ میرے تجویز کردہ مذہب میں بھی پائے جاتے ہیں یا نہیں اور اگر نہ پائے جائیں تو مجھے اسکے چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ یہ خیال کر لینا کہ جو کچھ ہمارے باپ دادا مانتے چلے آئے ہیں وہی درست ہے۔ اور اب ہمارا بھی فرض ہے کہ اس کو مانیں اور اپنی ذاتی عقل اور فکر سے کام نہ لیں ایک ایسا خیال ہے جو کسی طرح سے بھی درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر تمہارے ماں باپ کا مذہب ہی تمہارے لئے کافی ہوتا تو اللہ تعالےٰ تمہیں عقل نہ دیتا۔ بلکہ تمہارا حصہ بھی تمہارے ماں باپ کو دیدیتا۔ جنہوں نے تمہارے متعلق فیصلہ کرنا تھا اور جن کی تم نے پیروی کرنی تھی۔ اس لحاظ سے تو عقل کی صرف انہیں ہی ضرورت تھی۔ تمہیں ضرورت نہ تھی۔ پھر تم کو اللہ تعالےٰ نے عقل و شعور کیوں دیا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ فعل عبث نہیں ہے۔ بلکہ اس نے تمہیں عقل اس لئے دی ہے کہ تم اس سے کام لو۔ اور اس کے ذریعہ حق و باطل میں تمیز کر سکو۔ پس یہ ایک بیوقوفی کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دماغ تو دے دیا۔ لیکن اب اس سے سوچنے اور کام لینے کی ضرورت نہیں۔ جبتک انسان میں دماغ موجود ہے اسے نیکی اور بدی کی پہچان اور حق و باطل میں خود تمیز کرنی چاہیئے

یہ ایک اہم فریضہ ہے

جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ پس اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ دینی اصولوں میں ماں باپ کا فلسفہ کافی نہیں۔ بلکہ اس کے متعلق پورے طور پر تحقیقات کرنا تمہارا فرض ہے اور تحقیق حق کرکے کسی مذہب کو ماننا ہی انسان کی جسمانی اور روحانی زندگی کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے اور تحقیق کرکے ماننا ہی مذہب کی جان ہے۔ میں نے سینکڑوں مسلمان نوجوانوں سے پوچھا ہے کہ تم مسلمان کیوں ہو۔ اور

اسلام میں کیا خوبی ہے

جس کی وجہ سے تم نے اسے اختیار کیا ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ ہمیں تو پتہ نہیں۔ اور میں نے سینکڑوں مسلمان نوجوانوں سے پوچھا ہے کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں مانتے ہو۔ کہتے ہیں کبھی غور نہیں کیا۔ میں ایک مذہبی جماعت کا امام ہوں۔ اس لئے لوگ مجھ سے اکثر ملنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ اور میں ان سے اس قسم کے سوالات بعض اوقات پوچھ لیتا ہوں۔ لیکن اُن میں سے اکثر یہی جواب دیتے ہیں۔ کہ کبھی غور نہیں کیا۔ میں ایسے لوگوں کو کہا کرتا ہوں کہ تم اسلام کے نام پر لڑنا تو شروع کر دیتے ہو۔ مگر تم نے کبھی نہیں سوچا کہ ہم مسلمان کیوں کہلاتے ہیں۔ اسی طرح میں نے کئی ہندوؤں سے پوچھا ہے کہ آپ کیوں ہندو مذہب کو اختیار کئے ہوئے ہیں کونسی خوبی ہے جو ہندو مذہب میں ہے اور دوسرے کسی مذہب میں نہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ہندو مذہب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی یا ہم نے کبھی اسبات پر غور نہیں کیا۔ اب اس قسم کا مذہب نسلی مذہب تو کہلا سکتا ہے لیکن تحقیقی مذہب نہیں کہلا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اب لوگوں میں صرف

نسلی مذہب رہ گیا ہے

اصلی مذہب کی جستجو ان کے دلوں میں نہیں رہی پس اسلام اختلاف کو جائز قرار دیتا ہے اور سختی کے ساتھ اس بات سے روکتا ہے کہ اختلاف مذہب کی وجہ سے آپس میں جنگ و جدال کیا جائے اصل بات تو یہ ہے کہ جو لوگ تحقیقات کرنے کے عادی ہیں وہ اختلاف کی وجہ سے لڑتے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جب میرا حق ہے۔ کہ میں تحقیق حق کرکے کسی نتیجہ پر پہنچوں تو دوسرے شخص کو کیوں حق حاصل نہیں کہ وہ بھی تحقیق کرے۔ (باقی)

ایک مخلص احمدی خاتون کی وفات

محترمہ بخت بھری صاحبہ اہلیہ رائے محمد حیات صاحب بھٹی (بنت رائے خان محمد صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ سلطان) ضلع جھنگ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء بروز بدھ بوقت ۱۲½ بجے رات کو مختصر سی علالت کے بعد پچیس سال کی عمر میں محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ جماعت احمدیہ کوٹ سلطان کی لجنہ اماء اللہ کی روح رواں تھیں۔ سلیقہ شعاری حسن تدبیر، حسن سیرت اور توکل علی اللہ ان کی نمایاں صفات تھیں۔

جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مورخہ ۱۳/۴/۶۱ کو ۵ بجے بعد نماز عصر پڑھا۔ اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ کے بطن سے دو لڑکے آٹھ و پانچ سال کے ہیں۔ ان دونوں کی تعلیم کی خاطر ہی مرحومہ نے انتہائی مالی مشکلات کے باوجود کوٹ سلطان سے ہجرت کرکے ربوہ میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ مگر تکمیل آرزو سے قبل دست قدرت نے انہیں عالم فانی سے اٹھا لیا۔

مرحومہ کی عمر اور عام صحت ایسی نہ تھی کہ جس سے ان کی فوری جدائی کا گمان ہو سکتا رات کے دس بجے زور کا بخار ہوا اور ۱۲½ بجے رات اس دار فانی سے کوچ کرکے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

(رائے شمشیر خاں جوئیہ ربوہ ضلع جھنگ)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا کے زیر اہتمام مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کو جو کہ عنقریب بغرض تبلیغ اسلام پھر روانہ ہونیوالے ہیں ایک الوداعی پارٹی دی گئی اس پارٹی میں خدام کے علاوہ محلہ کے معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ صدارت کے فرائض مولوی غلام باری صاحب سیف نے سرانجام دئے تلاوت قرآن کریم کے بعد اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جواب میں مکرم مولوی صاحب نے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔

آپ نے نوجوانوں کو وقف کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ انسان کی اصل عزت خدمت دین ہی ہے۔ اس کے بعد صدر صاحب نے مکرم موصوف کی خدمات اسلامی کا ذکر نہایت عمدہ پیرائے میں کیا اور وقف کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں صدر صاحب محلہ نے دعا کرائی اور یہ پُررونق تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (صدر محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

علی پور تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان

مورخہ ۳۱/۳/۶۱ بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ علی پور تحصیل کبیروالا میں نظامت انصاراللہ ضلع ملتان کے زیر اہتمام ایک نہایت کامیاب تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تحصیل کبیروالہ کی مجالس انصاراللہ کے چیدہ چیدہ افراد اور خدام اور اطفال اور مستورات کی ایک خاصی تعداد شامل ہوئی۔ پہلا اجلاس ۹ بجے سے گیارہ بجے تک خاکسار کی صدارت میں ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے کی اور نظم مکرم چوہدری احمد حسن صاحب باجوہ نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے سوا گھنٹہ تک احباب جماعت سے خطاب کیا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ اور تقویٰ اور انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت بیان کی۔ ان کے بعد خاکسار نے اپنے صدارتی خطاب میں دوستوں اور خصوصاً مجالس انصاراللہ کے اراکین کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان نے فرمائی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ اور آپ کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے پنجابی زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔ ہمارے نئے احمدی دوست مکرم خان سعداللہ خان صاحب نے دلچسپ اور عمدہ پیرایہ میں "میرے قبول احمدیت کے حالات" کے عنوان پر تقریر کی۔

آخری تقریر مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بلند اور مقدس شان پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلام کے فضائل اور محاسن سے احباب کو آگاہ کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم ملک عمر علی صاحب نے حاضرین سے مختصر اختتامی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا یہ تربیتی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اور یہ پہلا جلسہ ہے جو نظامت انصاراللہ ضلع ملتان کے زیر اہتمام کروایا گیا ہے اس کے بعد باقی جگہوں پر بھی ایسے تربیتی اور تعلیمی اجلاس کروائے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں علاوہ علی پور کے مقامی احباب کے مواضعات حسن پور۔ قتال پور۔ لوہری والہ۔ دیوا سنگھو ۱۰/۱۲۹ اور کبیر والہ کی جماعتوں کے احباب بھی شریک ہوئے۔ تحصیل کبیر والہ کے تمام احمدی احباب اور مقامی جماعت علی پور کے احباب شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے خاکسار کے ساتھ تعاون کیا۔ اور خصوصاً مکرم چوہدری غلام غوث صاحب پریذیڈنٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں جن کے مطالبے پر یہ جلسہ منعقد ہوا اور جنہوں نے بیرون جات سے تشریف لانے والے تمام دوستوں کے طعام اور قیام کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(میاں محمد سعید ناظم انصاراللہ ضلع ملتان)

چک ۵۶۳ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ

جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۳ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کا ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۳/۳/۶۱ زیر صدارت سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ لائلپور منعقد ہوا۔ تلاوت مولوی بدرالدین صاحب معلم نے کی اور بشارت اللہ صاحب۔ رشید احمد صاحب قمر اور علی احمد صاحب پر دیسی نے نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ سب سے پہلے مکرم ملک محمد صادق صاحب امیر حلقہ مربع چک نمبر ۹۷ نے تقریر کی اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پھر سید احمد علی صاحب مربی ضلع لائلپور نے اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ آخر پر مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ یہ جلسہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ قیام و طعام کا مقامی جماعت کی طرف سے خاطر خواہ انتظام تھا۔ (محمد اقبال سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۳ گ ب ضلع لائلپور)

چک نمبر ۹ پنیار

جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید نے کی۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) نے تحریک جدید کے بیرونی مشن اور ان کے کارہائے نمایاں کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ آپ نے علاقہ یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی جس رنگ میں اشاعت ہو رہی ہے اور جو خوشکن نتائج پیدا ہو رہے ہیں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور فاضل لیکچرار نے تائیدات سماوی کے بعض ایمان افروز نمونے بھی بیان کئے۔ دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(عطاء اللہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

احباب جماعت کی خدمت میں ایک ضروری اطلاع

(مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قلم سے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احمدی نوجوانوں اور بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس غرض کے لئے دو رسالے خالد اور تشحیذ الاذہان جاری کئے ہیں۔ جن میں نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کے لئے مضامین ایسے رنگ میں پیش کئے جاتے ہیں جو جلد ذہن نشین ہو سکیں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس کے فرائض کی ادائیگی میں اپنے تعاون سے نوازیں۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں اور بچوں کے نام حسب ضرورت رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان جاری کرائیں اور انہیں پڑھائیں۔ یہ امر ان کی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔

دونوں رسالوں کی قیمت پانچ پانچ روپے سالانہ ہے۔

وقفِ جدید کے انسپکٹران کا دورہ

مندرجہ ذیل انسپکٹران دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی جماعتوں کے عہدہ داران امراء کرام۔ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان اور ذی اثر با رسوخ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ انسپکٹران کی امداد فرمائیں۔ تاکہ آپ کی جماعت کے سو فیصدی وعدے اور وصولی مکمل ہو جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) میاں محمد یعقوب صاحب: چنیوٹ۔ جھمرا۔ سمندری۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ شورکوٹ۔ مخدوم پور۔ خانیوال۔ دنیا پور۔ لودھراں۔ میلسی۔ وہاڑی۔ بورے والا میاں چنوں وغیرہ۔

(۲) صوفی خدابخش صاحب بی اے: بدوملہی۔ فانوالی۔ میانوالی۔ چندرکے منگولے گھٹیالیاں۔ دانا زید کا۔ تلونڈی موسےخاں (?) باسنگھ۔ مادو کے بھگت۔ کوٹ آغا۔ گھنو کے ججہ۔ صابو پڈھیا جوڑ منڈا۔ کھیوہ باجوہ۔ مہدی پور۔ کلاس والا۔ پسرور۔ چونڈہ۔ ہمروہ۔ دولم کاہلواں۔ پنڈی بھاگو۔ بھکو بھٹی۔ لیسے۔ مانگا چانگریاں۔ بھاگووالہ۔ اور اکھیاگو بھٹی۔ چھاؤنی و شہر سیالکوٹ۔

(۳) حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل: بھلوال۔ ملک وال۔ کھیوڑہ۔ ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری۔ ککر کہار۔ رتوچھ۔ بھوچھال کلاں۔ بھون۔ چکوال۔ کالا گجراں۔ سرائے عالمگیر۔ لالہ موسیٰ۔ مونڈ ڈپو۔ کوٹ مومن۔ بھابھڑہ۔ تخت ہزارہ۔ اور حمہ وغیرہ۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے پاؤں پر چنبل کا پرانا مرض ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اگر کسی دوست کو اس موذی مرض کے مجرب علاج کا علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ (چوہدری محمد نواز گوراہیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میرے داماد سید بشیر الدین بشیر احمد صاحب لندن میں بیمار ہیں۔ اور میرے دوسرے داماد نعیم احمد صاحب وسیم کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید محمود صادق پنشنر کراچی نمبر ۱۳)

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الجمیل عمر دو سال بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالستار دہلوی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ)

(۴) میرا چھوٹا بھائی رشید احمد انور عمر ۹ سال اعصابی و دماغی امراض میں ایک عرصہ سے مبتلا ہے۔ اس کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(محمود احمد انور سرگودھا)

وصولی چندہ وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دین اور دنیا میں ترقی اور خوش حالی عطا کرے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
ماہوار قسط ۶-۰۰
مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی ۱۲-۳۷
چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۷-۵۰
سید مسعود احمد صاحب بخاری 〃 ۱۳-۰۰
چوہدری محمد اکبر صاحب 〃 ۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۱۲-۰۰
چوہدری محمد [illegible] صاحب منٹگمری ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶-۰۰
بچگان 〃 〃 ۳-۰۰
چوہدری محمد حیات صاحب چک ۶۲ 〃 ۱۲-۵۰
عنایت اللہ صاحب ہانڈو لاہور ۶-۰۰
عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 ۶-۰۰
مکرم اقبال احمد صاحب ملتان ۱۰-۰۰
عزیزہ بیگم صاحبہ سلطان پورہ لاہور ۵-۹۳
شیخ محمد حسین صاحب 〃 ۳-۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب 〃 ۴-۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب 〃 ۶-۲۷
منشی سردار محمد صاحب لطیف نگر سندھ ۱۲-۵۰
پیر خلیل احمد صاحب ربوہ ۲-۰۰
میرزا حمید احمد صاحب منجانب بورڈران
ہائی سکول ربوہ ۲۴-۵۰
کیپٹن شیر زمان صاحب دوالمیال ۶-۰۰
راجو لی صاحب 〃 ۶-۰۰
رسالدار غلام محمد صاحب 〃 ۶-۰۰
ڈاکٹر گل محمد صاحب 〃 ۶-۰۰
عطا محمد صاحب ولد دراز خان صاحب ۶-۰۰
ملک صدیق احمد صاحب منٹگمری ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 ۶-۰۰
نذیر احمد صاحب 〃 ۶-۰۰
حاجرہ بی بی صاحبہ 〃 ۶-۰۰
چوہدری برکت علی صاحب گجرات ۶-۰۰
میاں محمد الدین صاحب ۶-۵۰
نعیم احمد صاحب داؤد خیل ۶-۰۰
چوہدری علی احمد صاحب 〃 ۱۰-۲۵
چوہدری نصر اللہ خان صاحب
چک نمبر ۵۷ منٹگمری ۱۲-۰۰
منشی عبد اللہ صاحب
نبی سر روڈ سندھ ۵-۰۰
خواجہ عبد العزیز صاحب گوجرانوالہ ۱۲-۷۵
پہلوان نبی احمد صاحب
بنڈ رس بھاگو سیالکوٹ ۶-۰۰
غلام حیدر صاحب 〃 ۶-۵۰
ماسٹر محمد انور صاحب 〃 ۶-۰۰
غلام حضور صاحب 〃 ۳-۵۰

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد
احمد آباد سندھ ۲۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۷-۰۰
احسان اللہ صاحب 〃 〃 ۱۴-۰۰
چوہدری محمود احمد صاحب ولد
جھنڈے خان صاحب 〃 ۱۴-۰۰
حافظ عبد الواحد صاحب 〃 ۷-۰۰
صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۶-۷۵
چوہدری محمد الدین صاحب 〃 ۷-۰۰
حکیم محمد اشرف صاحب 〃 ۷-۰۰
منشی محمد شریف صاحب 〃 ۶-۷۵
چوہدری عبد الغفور صاحب 〃 ۶-۷۵
حبیب احمد حفیظ احمد صاحبان 〃 ۱۳-۰۰
سیٹھ نور محمد صاحب 〃 ۶-۰۰
راجہ غلام رسول صاحب مدرس 〃 ۶-۵۰
ماسٹر محمد اسلم صاحب 〃 ۶-۵۰
عبد المجید صاحب ڈرائیور 〃 ۶-۰۰
غلام رسول و چراغ حجام صاحبان ۱۳-۵۰
چوہدری سردار احمد صاحب کاہلون 〃 ۶-۰۰
سراج صاحب نو مسلم 〃 ۶-۰۰
جمیل نو مسلم احمد آباد سندھ ۶-۰۰
مستری عبد الرحمٰن صاحب 〃 ۶-۰۰
چوہدری فضل دین صاحب 〃 ۲۱-۰۰
غلام حیدر صاحب ساہی 〃 ۷-۰۰
عنایت خان صاحب 〃 ۶-۵۰
عبد السلام راجپوت 〃 ۶-۲۵
محمد شفیع صاحب ولد اسحٰق 〃 ۶-۲۵
نذیر احمد صاحب 〃 ۱۲-۵۰
محمد مالک صاحب 〃 ۶-۰۰
خادم حسین ولد فضل احمد 〃 ۶-۰۰
چوہدری طفیل محمد صاحب پشاور ۷-۰۰
سید عبد الرزاق شاہ صاحب ربوہ ۵-۰۰
بیگم علی محمد صاحب انور آباد ۶-۵۰
چوہدری مشتاق احمد صاحب
بنڈی بھاگو سیالکوٹ ۶-۰۰
محمد علی صاحب 〃 〃 ۳-۱۳
شاہ بیگم صاحبہ نصیرہ گجرات 〃 ۳-۰۰
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ 〃 ۳-۰۰
چوہدری عبد الغنی صاحب چک ۳۲ ڈاکخانہ [illegible] ۶-۰۰
علی محمد صاحب A ۹۱ ملتان ۶-۱۲
پیر محمد صاحب 〃 ۶-۱۲
نذیر احمد صاحب ولد مہر بخش صاحب گوجرانوالہ ۸-۱۹
محمد حسین ولد غلام حسین صاحب 〃 ۵-۳۱
حکیم جلال دین صاحب مرحوم بلوچاں ۳-۰۰
میاں خان صاحب ترکھا گجرات ۶-۰۰

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد: مجالس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ مجالس مقامی کے کام کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔ یہ نہایت ضروری کام ہے۔ اس کے بغیر مرکز کو مجالس کی حالت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ رپورٹ بھجواتے وقت اصل کام کے اعداد و شمار دینے ضرور ہیں۔ بعض مجالس مبہم ذکر کر دیتی ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اس طرح ہر شعبہ کا کام اس کے مقررہ خانہ میں درج ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ تحریک جدید کا کام خدمت خلق — اور خدمت خلق کا کام وقار عمل کے خانہ میں اور وقار عمل کا کام خدمت خلق کے خانہ میں درج ہو۔

(۲) مجالس کے انتخابات کے بارہ میں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ انتخاب کی رپورٹ مقررہ فارم پر مرکز میں بھجوائی جائے۔ اس غرض کے لئے فارم جملہ مجالس میں ابتداء میں ہی بھجوا دیئے گئے تھے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے یہ فارم موجود نہ ہوں۔ تو مرکز سے منگوا لینے چاہئیں۔ فارم پر رپورٹ نہ آنے کی صورت میں تمام کوائف سامنے نہیں آتے۔ اور منظوری کے معاملہ میں دقت ہوتی ہے۔

شعبہ اشاعت: سال رواں ۱۹۶۰-۶۱ء کی سکیم کے مطابق جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اپنی ماہوار رپورٹوں میں شعبہ اشاعت سے متعلق بھی اپنی مساعی کا تذکرہ کرنا ضروری ہے۔ یعنی "رسالہ خالد" اور "رسالہ تشحیذ الاذہان" کے کتنے نئے خریدار فراہم کئے۔ یا کتنے خدام نے انکے لئے مضامین لکھے۔ ناظم اشاعت مقرر ہو چکا ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ مجالس سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ کرتے ہوئے اپنی ماہوار رپورٹوں میں شعبہ اشاعت کا باقاعدہ ذکر فرمایا کریں۔ نئے رپورٹ فارموں میں شعبہ اشاعت کو مستقل حیثیت سے جگہ دی جا رہی ہے۔

(۳) قارئین خالد یہ خوش خبری سن کر خوش ہونگے۔ کہ ماہ مئی ۱۹۶۱ء کا شمارہ بعض نہایت اہم نایاب اور مقدس دستاویزات اور بلند پایہ مضامین کے اعتبار سے ایک خاص شمارہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سرزمین مصر سے رقم فرمودہ مکتوب کا عکس۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی کا حضرت مسیح موعودؑ کے وصال مبارک پر حضرت ام المومنین کے نام ایک وجد انگیز مراسلہ۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا ایک بے مثال تبلیغی مقالہ۔ یورپ میں عیسائی مذہب کا مستقبل اور دوسرے معلومات افزا مضامین اس شمارہ میں شائع ہو رہے ہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا باتصویر "کہانی نمبر"

جس کا احمدی بچوں اور بچیوں کو شدید انتظار ہے۔ نہایت خوبصورت اور رنگین سرورق دلچسپ کہانیوں، امزید لطیفوں اور دلکش نظموں سے مزین ہو کر پندرہ اپریل ۱۹۶۱ء کو شائع ہو رہا ہے۔ یہ پرچہ محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے اور اس کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے بارہ آنے کر دی گئی ہے۔ جو حضرات یہ خاص پیشکش مفت حاصل کرنا چاہیں وہ آج ہی خریداری کا سالانہ چندہ مبلغ پانچ روپے ارسال فرما دیں تا ان کے نونہال اس تحفے سے محروم نہ رہیں۔ (مینیجر رسالہ "تشحیذ الاذہان")

مسجد مبارک کیلئے صفوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے بیرونی صحن کی دب کی صفیں شکستہ ہو کر ناقابل استعمال ہو چکی ہیں۔ دو صد صفیں درکار ہیں جن پر چھ صد روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔
مخیر احباب اس کار خیر کے لئے جو بھی رقم عطا فرماویں گے بصد شکریہ قبول ہوگی تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد خرید سامان مسجد مبارک ارسال فرماویں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

داخلہ برائے تعلیم انجینیرنگ

انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز ۱۹-ایس گلبرگ۔ لاہور

ڈرافٹنگ۔ ڈرائنگ۔ کلاسز۔ الیکٹریکل مکینیکل و سول انجینیرنگ سپیشل کورسز مطابق مجوزہ سلیبس انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرس پاکستان۔ اے ایم۔ آئی۔ ای (سیکشن A-۲-۱) یعنی ایسوسی ایٹ ممبر شپ انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرس کے امتحانات کو فیڈرل پبلک سروس کمشن نے بذریعہ گزٹ نوٹیفکیشن نمبر الف ۳/۲/۵۹ ایم۔ ای پاکستان یونیورسٹیوں کے ڈگری کورسز کے برابر تسلیم کیا ہے۔ ہوسٹل موجود۔ شرائط: میٹرک یا انٹرمیڈیٹ۔ درخواستیں برائے داخلہ ۱۱/۴/۶۱ء تک (ڈپ۔ ٹی۔ ۲/۶۱ء) (ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۰۶ میں امۃ الحفیظ بیوہ ملک عبد الغنی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا گذارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے جو حسب ذیل ہے ۳ کنال ۱۵ مرلہ زرعی نہری واقع موضع منڈاواں تھانہ منڈاواں تحصیل و ضلع لاہور ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ میرے خاوند مرحوم کے ذمہ تھا۔ اس کی ادائیگی میرے فرزند حقیقی نے بخوشی اپنے ذمہ لی ہے کل میزان بمعہ حق مہر ۱۷۰۰/- روپے ہے یہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

راقم الحروف۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ

الامۃ:- امۃ الحفیظ بقلم خود بیوہ عبد الغنی صاحب مرحوم مکان نمبر ۱۴ گلی نمبر ۱۵ گنج مغلپورہ

گواہ شد:- مبارک احمد ولد عبد الغنی صاحب مرحوم فرزند حقیقی موصیہ مکان نمبر ۱۴ گلی ۱۵ گنج مغلپورہ۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۶۰۰۷:- میں محمد شفیع ولد سراج الدین احمد صاحب قوم رانجھا پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۵۰ء ساکن مرادوال ڈاکخانہ ہریہ ضلع گجرات حال صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے غیر منقولہ - غیر آباد ۳۲ ایکڑ جو کہ حال ہی میں میرے نام الاٹ ہوئی ہے اور یہ تحصیل میرپور ساکرو ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں واقع ہے اور اس کی موجودہ مارکیٹ قیمت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ غیر منقولہ اراضی ایک کنال ۴ مرلہ ۶۶ مربع فٹ محلہ دار النصر قطعہ ۲ بلاک ۳۱ طول و عرض ۶۰×۱۱۰ ربوہ ضلع جھنگ میں واقع ہے اور اس کی قیمت ۷۹۵/۸ روپے ہے مگر ہم تین بھائی ہیں اور اس میں تینوں کا برابر کا حصہ ہے اور میرے حصہ کی قیمت ۲۶۵/۳ روپے بنتی ہے۔ اس طرح میری غیر منقولہ جائیداد کی قیمت ۸۲۶۵/۳ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے میرے پاس نقد رقم مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے۔ اگر کوئی اور جائیداد بعد میں پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۳۶/- روپے ۱۵ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا

اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔

العبد محمد شفیع بقلم خود حال کوئٹہ

گواہ شد محمد حبیب خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت کوئٹہ۔

گواہ شد۔ شیخ محمد حنیف ولد شیخ کریم بخش صاحب مرحوم۔ معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز۔ کوئٹہ

نمبر ۱۶۰۱۰:- میں مرزا سلطان احمد بیگ ولد مرزا فتح محمد بیگ صاحب قوم مغل پیشہ زمینداری عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن کوٹ محمود احمد ڈاکخانہ صدر قصور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

یہ کہ میرا گذارہ صرف جائیداد اراضی کی آمد پر ہے۔ اس وقت تک تخمیناً دو صد گھماؤں رقبہ اراضی زرعی نہری و بارانی ملکیت سرکار ہے (حسب شرائط) واقعہ کوٹ محمود احمد تحصیل قصور ضلع لاہور کا قابض ہوں جس کے ملکیت کے حقوق تاحال حاصل نہیں ہوئے۔ یہ کہ کوٹ محمود احمد میں مذکور کے مکانات عمارت تمام پختہ مالیتی تخمیناً ۳۰۰۰/- روپیہ کے ہیں رقبہ تخمیناً ۸ کنال ہے یہ کہ واقعہ بیرون مردی دروازہ متصل ٹاؤن ہال قصور شہر ایک مکان مالیتی ۱۰۰۰/- روپے کا ہے۔ رقبہ تخمیناً یک کنال ہے۔ یہ کہ مذکورہ مندرج جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میرا گذارہ اراضی مندرجہ مذکورہ کی آمد پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد سے دفتر وصیت کو اطلاع دیتا رہوں گا بعد وفات منظر جو بھی منقولہ و غیر منقولہ ترکہ جائیداد میری ملکیتی ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ بروئے قانون گورنمنٹ پاکستان اور بلحاظ شریعت محمدیہ تحریر وصیت ہذا کی رو سے میرے ورثاء اس وصیت پر کاربند رہیں گے۔ میرے ورثاء حصہ کی ادائیگی کے خلاف مداخلت کرنے کے حقدار نہ ہوں گے

العبد:- مرزا سلطان احمد بیگ ولد مرزا فتح محمد بیگ قوم مغل ساکن کوٹ محمود احمد تحصیل قصور ضلع لاہور۔ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء

گواہ شد:- عبد الرزاق ولد چراغ دین قوم ککے زئی موضع کوٹ محمود احمد ضلع لاہور ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء

گواہ شد:- محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم دین انسپکٹر وصایا۔ بمقام کوٹ محمود احمد تحصیل قصور ضلع لاہور ۲/۱۵/۶۱

نمبر ۱۶۰۱۱:- میں غلام احمد ولد عبد القادر قوم تنولی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۴ فردوس کالونی گولی مار نمبر ۲ کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک مکان تقریباً ۲ کنال دار الرحمت غربی ربوہ میں ہے جس کی قیمت تقریباً ...۰ پچاس ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ۲۔ اسکے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس چھ صد پچاس روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- غلام احمد

گواہ شد:- محمود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔ ۳/۱۲/۶۱

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ حمیدہ بیگم بخار اور کھانسی کے سبب بہت زیادہ بیمار ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد رفیق ٹھیکیدار لاڑکانہ)

ماسکو میں خلائی انسان میجر گاگرین کا تاریخی استقبال

خروشیف کا خراجِ عقیدت، روسی دارالحکومت میں شاندار جلوس اور فوجی پریڈ

ماسکو ۱۵ر اپریل - پہلے خلائی انسان میجر یوری گاگرین کل اس خفیہ مقام سے ماسکو پہنچے جہاں انہیں خلائی پرواز کے بعد اتارا گیا تھا۔ ماسکو میں ان کا استقبال اس قدر گرم جوشی اور شاندار طریقے سے کیا گیا کہ ماسکو کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

یوری گاگرین سکورڈ بو طیارے سے اترے تو وہ بڑے چست اور ہشاش بشاش نظر آرہے تھے طیارے سے اتر کر وہ نرم و نازک قالینوں پر چلتے ہوئے جو اس موقع کے لئے خاص طور پر بچھائے گئے تھے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے پاس گئے اور انہیں سلام کیا اس کے بعد انہوں نے مسٹر خروشیف کو مختصراً اپنے مشن کی تکمیل کے متعلق بتایا۔

مسٹر خروشیف گاگرین سے بغلگیر ہوگئے اور بڑی دیر تک انہیں گلے لگائے رکھا انہوں نے گاگرین کا بوسہ بھی لیا۔ ہوائی اڈے پر میجر گاگرین کے استقبال کی روئداد برطانیہ اور یورپ کے دوسرے متعدد ممالک میں ٹیلی ویژن پر دیکھی گئی ہوائی اڈہ پر استقبال میں آدھ گھنٹہ صرف ہوا۔ لوگوں نے تالیاں بجا بجا کر گاگرین کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد انہیں ایک فقید المثال جلوس کی شکل میں ریڈ سکوئر کی طرف لے جایا گیا جہاں ماسکو کے شہریوں کا ایک جم غفیر جھنڈے اور جھنڈیاں اٹھائے ہوئے بے تابی سے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کی وردیوں میں ملبوس پولیس کے سینکڑوں سپاہی ہوائی اڈہ سے ریڈ سکوئر تک کے سترہ میل لمبے راستہ پر دو رویہ کھڑے تھے اور بے پناہ ہجوم کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ماسکو کی سب سے بڑی شاہراہ گورکی سٹریٹ دوپہر سے پہلے ہی بند کر دی گئی تھی۔ پہلے خلائی انسان کے استقبال کے سلسلہ میں کل قبل دوپہر ماسکو کے کارخانے اور دکانیں بھی بند ہوگئی تھیں۔

گاگرین کی آمد سے قبل ہوائی اڈہ پر مسٹر خروشیف ان کی بیگم۔ صدر روس اور دوسرے روسی راہنما موجود تھے گاگرین کے ارکان خاندان بھی سرکاری حکام کی صف میں کھڑے تھے۔ گاگرین کی بیوی اور ان کی ماں اور بہنوں نے انہیں ہوائی اڈہ پر گلدستے پیش کئے۔ گاگرین اپنی بیوی اور مسٹر خروشیف کے ہمراہ ایک کھلی کار میں بیٹھ کر ماسکو شہر کی طرف گئے۔

روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق سپریم سوویٹ کے پریزیڈیم کی طرف سے یوری گاگرین کو "روس کا ہیرو" کا خطاب آرڈر آف لینن اور گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا گیا۔

دو بھائی ندی میں ڈوب کر ہلاک

لاہور ۱۵ر اپریل (سٹاف رپورٹر) فوٹو گرافی کی مقامی دکان زیدی فوٹو گرافرز کے پروپرائٹر مسٹر ایم اے زیدی کے دو چھوٹے بھائی ارشد زیدی اور صغیر زیدی کل راولپنڈی کے نزدیک ایک تند و تیز ندی میں بہہ کر جاں بحق ہوگئے۔

تینوں بھائی مچھلی کا شکار کھیلنے کی غرض سے راولپنڈی سے باہر گئے تھے جب وہ واپس راولپنڈی آرہے تھے تو سہالہ کے قریب (جہاں ایک نالہ دریائے سوہان کا حصہ) ابھی بہتا ہے ان کی کار سڑک پر بارش کے بہتے ہوئے پانی میں پھنس گئی۔ کار پھنسنے کے بعد ارشد زیدی کار کے نیچے اترے۔ سڑک پر پانی کا بہاؤ اتنا تیز تھا کہ ان کے قدم اکھڑ گئے اور وہ نالہ میں جا گرے۔ نالہ میں پہلے ہی طغیانی آئی ہوئی تھی چنانچہ وہ آناً فاناً نالہ میں غرق ہوگئے اس کے پیچھے ہی صغیر بھی کار سے نکل کر سڑک پر گئے تھے ان کے ساتھ بھی یہی حادثہ پیش آیا۔

ارشد زیدی راولپنڈی میں مال روڈ پر فوٹو گرافی کا کاروبار کرتے تھے اور صغیر زیدی کا ڈھاکہ میں یہی بزنس تھا۔ ارشد اور صغیر دونوں شادی شدہ تھے۔ اور ان کے تین تین چار چار چھوٹے بچے بھی ہیں۔

درخواستِ دعا

میرے بہنوئی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب آف کراچی کا دماغ میں ٹیومر (TUMOUR) کا انگلستان میں اپریشن ہوا تھا۔ اب چرچل ہسپتال آکسفورڈ میں چار ہفتے تک ان کا ریڈیم کے ذریعے علاج ہوگا۔ اپریشن کی وجہ سے کمزوری بہت ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کی بخیریت واپسی اور کامیاب علاج کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ملک سعادت احمد۔ ۹۷ انار کلی لاہور)

عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی مشترکہ سرحد کھول دی گئی

دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی پابندیاں بھی ختم کر دی گئیں

بغداد ۱۵ر اپریل، عراقی وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم نے اعلان کیا کہ عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی مشترکہ سرحد کھول دی گئی ہے آپ نے کہا ہمارے بھائیوں اور ہمارے درمیان کوئی سرحد حائل نہیں۔

عرب اقتصادی کونسل کے اجلاس میں جو عرب مندوبین شریک ہیں ان کے اعزاز میں اعلان کیا گیا کہ کل سے عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان تجارتی پابندیاں بھی ختم کر دی گئی ہیں۔

یاد رہے کہ عراق میں شاہ فیصل اور نوری السعید کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ میں گہرے دوستانہ مراسم قائم ہوگئے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد حالات نے پلٹا کھایا اور عراقی وزیر اعظم جنرل قاسم نے اپنے دست راست عبدالسلام عارف کو (جو صدر ناصر کے حامی بیان کئے جاتے تھے) معزول کرنے کے بعد گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہوتے چلے گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں ملکوں نے مشترکہ سرحدیں بند کر لیں اور تجارتی تعلقات بھی منقطع کر لئے تھے۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ اور اردن کے تعلقات بھی ایک عرصہ تک انتہائی کشیدہ رہنے کے بعد حال ہی میں خوشگوار ہوگئے ہیں اور عنقریب صدر ناصر اور اردن کے شاہ حسین میں ملاقات کا امکان ہے۔

پشاور ۱۵ر اپریل۔ یہاں سے باون میل دور اٹک کے قریب سامان سے لدا ہوا ایک ٹرک ایک پہاڑی سے جا ٹکرایا جس سے پانچ افراد ہلاک ہوگئے اٹک سے موصولہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اس حادثہ میں کئی دوسرے افراد مجروح ہوئے۔

مقبوضہ کشمیر سے مسلمانوں کا اخراج

مظفر آباد ۱۵ر اپریل۔ باوثوق اطلاعات کے مطابق نومبر ۶۰ء سے مارچ ۱۹۶۱ء تک بھارتی فوج نے ایک ہزار پانچ سو پچاس مسلمانوں کو جبراً مقبوضہ کشمیر سے باہر نکالا۔ ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی فوج نہتے مسلمانوں کو مسلسل ایسے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہی ہے جنکی اس سے قبل مثال نہیں ملتی۔ اسکی تازہ ترین مثال سوہانہ۔ اجاگی اور دواہوتی کے دیہات کے سات خاندان ہیں جو ستمبر ۱۹۶۰ء ... ... تک وہ برابر وجود پر مشتمل ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴